جناب فاطمہ زہراؑ

www.emarsiya.com

خالق تری تخلیق کا شہکار ہے زہراؑ

(بند:۸۳)

❁❁❁

خالق تری تخلیق کا شہکار ہے زہراؑ   قدرت ترے مقدور کا اظہار ہے زہراؑ
فضل و شرف حق کا چمن زار ہے زہراؑ   قرآن بہ گفتار بہ رفتار ہے زہراؑ
بے حد کا نشاں جو ہے وہی حدا سے کہئے
تکمیل کمالات محمدؐ اسے کہئے

پہنچی حدِ آخر میں جو تنظیم رسالت   اک اور نئے رخ سے کھلا دفترِ رحمت
حجت کوئی باقی نہ رہے بہر ہدایت   اب کارِ نبوت میں ہو عورت کی بھی شرکت
اجمالِ بیاں دفترِ تفصیل میں آجائے
ہر امر خدا عصمتِ تعمیل میں آجائے

تقلید پیمبرؐ میں چلے عالمِ نسواں   ممکن نہ تھا بدلا ہوا تھا صنف کا عنوان
حد دختر و زوجہ کی ہو یا بات میں ہو ماں   حجت ہوں پیمبرؐ یہ یہاں پر نہیں امکاں
پُر نور عمل سے جو نہ ہوئے گی شریعت
کیا عدل کا معیار نہ کھوئے گی شریعت

ہیں آبروئے عدلِ شریعت یہی زہراؑ   ہیں راہ برِ راہِ بنوت یہی زہراؑ
تکمیل ہدایت کی ہیں صورت یہی زہراؑ   دیں ہی نہیں ہیں دین میں شرکت یہی زہراؑ
مردوں کے لئے جیسے رسولؐ عربی ہیں
زہراؑ بہ عمل یوں رہِ نسواں کی نبیؐ ہیں

www.emarsiya.com

ٹھہری ہیں جو مجبوریاں سمجھو وہ نبیؐ کی   خود صنف رکاوٹ ہے بنی صدق روی کی
کس راہ سے تبلیغ بڑھے حق طلبی کی   سر ہو تو مہم کیسے ہو سرا ایسی کمی کی
بکھری ہوئی تبلیغ کو ترتیب نہ ملتی
زہراؑ کی اگر صورتِ تہذیب نہ ملتی

کیا منزلِ دختر میں ہیں عورت کے فضائل   کیا کیا حدِ زوجہ میں ہیں عز و شرف حاصل
تربیتِ اولاد میں کیا ماں کی ہے منزل   بس ذات ہے زہراؑ کی ہر اقبال کی حامل
ازمہد یہی ساتھ پیمبرؐ کے رہی ہیں
ہر لمحہ نبیؐ ساتھ رہے جن کے یہی ہیں

ازواج میں اس اوج کا کیا ہو کوئی حامل   جو ارثِ صفاتی پیمبرؐ کے ہو شامل
بالذات نبیؐ جس کی ہو تخلیق میں داخل   جز فاطمہؑ کے کس کو شرف ہوگا یہ حاصل
تاثیر ملی اِن کو پیمبرؐ کے لہو کی
تاثیر ضمانت جو ہے عادات کی، خو کی

ازواج میں ہے کون کہ ماں خود جو بنی ہو   ازواج میں ہے کون پدر جس کا نبیؐ ہو
ازواج میں بے شرکتِ غیرے جو رہی ہو   کس طرح وہ تبلیغ شریعت کی کڑی ہو
محروم کئی مرحلوں سے خود جو رہی ہے
کیسے وہ کہے راہ یہ آساں وہ کڑی ہے

لفظوں کی نہیں کھوکھلی یہ مدح سرائی   زہراؑ ہیں کہ ہر اوج کی ختم ان پہ بڑائی
منسوب نہ ہو ان سے جو ہے کون بھلائی   تکمیل پیمبرؐ کی، پیمبرؐ کی ہے جائی
پردے میں جو اس بیٹی کے آثار نہ کھلتے
کتنے شرفِ احمدِؐ مختار نہ کھلتے

تعمیلِ نبوت ہے بنوت کی نظر میں   یہ مہر مبیں مہر کی جودت کی نظر میں
قرآں ہیں یہ قرآں کی بصیرت کی نظر میں   کیا منفرد رتبہ ہیں قدرت کی نظر میں
قدرت کا یہی راز دکھاتے ہیں پیمبرؐ
اٹھ کر پئے تعظیم بتاتے ہیں پیمبرؐ

www.emarsiya.com

آیات کو ہے ان کی ضیا نور کی مشعل   اسرارِ جلی جیسے ہو مہتاب میں بادل
مسجد میں جو آئیں تو ادب کی ہو وہ ہلچل   تعجیل سے تعظیم کو اٹھیں شہؐ مرسل
خود اپنی جگہ صدر میں جا دیتے ہیں حضرتؐ
حق دار کا حق کیا ہے صدا دیتے ہیں حضرتؐ

گھر ان کا ہے انوار ہی انوار کا مرکز   گھر ان کا ہے کردار ہی کردار کا مرکز
اقرار کی ہو بات تو اقرار کا مرکز   انکار کا عنواں ہو تو انکار کا مرکز
پردے میں یہی مرکزِ آیاتِ جلی ہے
ہر اوج کو معراج اسی گھر سے ملی ہے

تدبیر ہو منزل کی تو وہ فرضِ پیمبرؐ   تا ہجرت حق فیض یہ بس اس کا مقدر
اِس اوج کا کیا اوج ہے دیکھو تو سمجھ کر   تنہا ہیں یہاں فاطمہؑ گر اور تھیں دختر
شادی ہے انہیں کی پسِ ہجرت جو ہوئی ہے
اور اُس سے جو پروردۂ خاصِ نبوی ہے

اظہار تعارف کو نہ بھولے گا یہ منظر   آیا تھا سوال ایک پیمبرؐ کے لبوں پر
عورت میں صفت کون سی ہے افضل جوہر   تھی تابِ سخن کس میں زباں کھلتی تو کیوں کر
کیا مرد بتا سکتے تھے عورت کی صفت کو
اک رُخ سے سمیٹے کوئی کیا چار جہت کو

عورت پہ یہ قرآن کی تفصیل سے گفتار   گفتار کے اس رخ کی احادیث میں تکرار
تکریم کے ذلت کے عیاں سارے ہوں اقدار   ایسا نہ ہو محروم رہے حق ہی سے حقدار
تعبیر میں جب خواب پریشاں کی تھی عورت
قرآں میں علامت شرف و شاں کی تھی عورت

ہو حق کی سند کیا پئے ہر رازِ خیال اب   دیکھے کسے الفاظ و معانی کا مآل اب
کیا پیش نبیؐ پھیلے قیاسات کا جال اب   کس در کی طرف جائے پیمبرؐ کا سوال اب
ازواج معظم تھیں معلم تو نہیں تھیں
اُن میں کوئی زہراؑ کی سی عالم تو نہیں تھیں

بھولے کوئی کس طرح یہ تبلیغ کی صورت   یہ منفرد عنواں پئے اظہارِ حقیقت
زہراؑ کے تعارف میں ہے مصروف نبوت   اب لیکے جدھر چاہے جسے جائے عقیدت
جا سکتے ہیں ازواج معظم کے بھی در پر
آسکتے ہیں زہرائے مکرّم کے بھی در پر

اس رخ سے نمایاں ہے عقیدت کا ہر امکاں   کس سمت گیا کون یہ ظاہر نہیں اس آں
خود کہتی ہے تفصیل سوالِ شہ ذیشاں   ہے اس کا جواب ایسا لئے وحی کا عنواں
کیا شان ہے اک لفظِ بتول عذرا کی
تقدیر چمکنے لگی ہر حرفِ حیا کی

الفاظ نہیں دیکھئے سیرت کی بڑائی   جب بات نصاریٰ سے تھی اس ڈھنگ پہ آئی
افراد کی قرآں نے جو خود شرط لگائی   اب لاؤ وہ عورت ہو کہ ہوں طفل کہ بھائی
قرآن نے خود جمع کے صیغے میں کہی بات
افراد کی تعداد کی اصلا نہ رہی بات

تھی یہ بھی نہ کچھ شرط کہ اک گھر کے رہیں لوگ   بس دین کے معیارِ صداقت پہ جو ہیں لوگ
اسلام کا پیکر جو ہیں وہ ساتھ چلیں لوگ   ایمان کی تصویر جنہیں سب ہی کہیں لوگ
اک گھر تھا جو ہر صنف کا جو ہر نظر آیا
ہر صنف یہاں صدق کا پیکر نظر آیا

یہ منتخب عالمِ امکاں کی نگاہیں   اک گھر پہ نظریوں ہے کہ سب بند ہیں راہیں
تاویل کریں اس کی مسلمان جو چاہیں   کچھ کر ہی نہیں سکتی وہ آہیں ہوں کہ واہیں
ہیں ساتھ جو آغوش نبوت کے پلے ہیں
سب چھوٹے بڑے نور کے سانچے میں ڈھلے ہیں

اصحاب کے بچوں کی طرف مڑ کے نہ دیکھا   ازواج کی جانب نہ کیا ذہن ذرا سا
تعظیم کے پیکر تھے نہ اصحاب میں کیا کیا   بیٹھا ہوا ہے جیسے کہ معیار کا پہرا
ہر صنف کو ہر سِن کو نظر معتبری کی
کس طرح سے دے آنکھ رسولؐ عربی کی

www.emarsiya.com

کیا بیٹی و داماد کی الفت میں تھا سب کچھ   کیا صرف نواسوں کی محبت میں تھا سب کچھ
اپنوں کو بڑھانے کی اک عادت میں تھا سب کچھ   یا حکم خدا دیں کی حفاظت میں تھا سب کچھ
یہ کارِ نبوت تھا کہ تھا کار محمدؐ
کچھ تبصرہ کیجیے پئے کردارِ محمدؐ

وہ شان سفر کی پئے تصدیق نبوت   تصدیق میں صادق کی یہ معیارِ صداقت
قدموں سے ہے لپٹی ہوئی تہذیب طہارت   معراج پہ آیا ہوا ہر اوجِ شرافت
ہر رخ سے نمودار ہے ایمان کی صورت
ترتیب جو ہے لوح میں قرآن کی صورت

آگے وہ جسے کن کی فضا دیکھ کے جھومی   آغوش میں اک لال ہے اک پکڑے ہے انگلی
اور پشت نبوت پہ شریعت کی خو زادی   رفتار لئے شان بصد شان نبیؐ کی
جس جا قدمِ سیدِ لولاک ہیں روشن
زہراؑ کے وہیں پر قدمِ پاک ہیں روشن

پیچھے عقبِ فاطمہؑ میں نائبِ مرسل   جو دیں کی حفاظت میں تھا مشغول از اول
زہرا کے سرِ پاک پہ عصمت کا یہ آنچل   ہمراہِ علیؑ دین و شریعت کا ہے کس بل
ہر فرد کے چہرے سے جلالت وہ عیاں ہے
بس جیسے کہ صدّیقوں کی اک فوجِ گراں ہے

مقبول خدا ان کی دعا بدّعا ان کی   مقبول خدا ان کا کرم ہے عطا ان کی
مقبول خدا یہ ہیں تو حق کی رضا ان کی   دیں حق ہے تو ہر دیں میں نبدھی ہے ہوا ان کی
جو ان کا سخن ہے کبھی ٹل ہی نہیں سکتا
جز کلمۂ حق لب سے نکل ہی نہیں سکتا

دیکھے جو یہ آثار تو گھبرائے نصاریٰ   لرزاں ہوئے دل خوف سے تھرائے نصاریٰ
گستاخ جو قرآں سے تھے لبھائے نصاریٰ   جوڑے ہوئے ہاتھوں کو قریں آئے نصاریٰ
ناحق نہ کہیں پھر بھی حقیقت پہ نہیں ہم
تسلیم ہے یہ دینِ صداقت پہ نہیں ہم

تسلیم ہے یہ بار مگر ہم ہیں سوالی — حالت پہ ہماری ہو عطا آپ کی عالی
جس حال میں ہم ہیں ہو عطا اس کو بحالی — ہے ہم کو یقیں بات ہماری نہ ہو خالی
جُرمانہ ہو جزیہ ہو جو ہم دیتے رہیں گے
نام آپ کا ہر سانس میں ہم لیتے رہیں گے

کردار کی اس فتح کو دیں دیکھ رہا ہے — افراد کو قرآنِ مبیں دیکھ رہا ہے
انوار کو خورشیدِ مبیں دیکھ رہا ہے — اس گھر کی طرف عرش بریں دیکھ رہا ہے
سیرت وہ جو ہے دین کی تصویر یہیں ہے
قرآن معہ عظمت تفسیر یہیں ہے

اس گھر کے مکیں سید و سردار ہیں سارے — ولیوں کے ہیں سردار اسی گھر کے سنوارے
کوثر کی ہے آواز یہ ساقی ہیں ہمارے — سردار ہمارے ہیں یہیں خلد پکارے
جو آیت تطہیر میں مرکز ہے بیاں کا
گھر ہے یہ اسی بیٹی، اسی زوجہ کا، ماں کا

ہے ختم اسی گھر پہ سیادت کا بھی عنواں — ہیں سیدِ مرسل یہیں بسم اللہ قرآں
من کنت کا پیکر وہ علیؑ عالی و ذیشاں — بچے ہیں یہیں خلد کے جو سیدِ ذیشاں
کب آئے قیامت یہ خدا جانے زمیں پر
خاتونِ قیامت بھی ہے موجود یہیں پر

یہ گھر ہے وہ گھر جس کے مکیں دین کے معمار — اس گھر کے مکیں خلق میں اسلام کا کردار
قرآن ہی قرآن بہ رفتار بہ گفتار — اس گھر کا شرف ہے شرفِ احمد مختار
گھر ان کا منور ہے اسی گھر کے مکیں سے
الفقر محمدؐ نے سند پائی یہیں سے

اس گھر کو ہے خود احمدؐ مرسل نے سجایا — دیکھو جسے اسلام کا پیکر نظر آیا
تطہیر نے تطہیر کا ماحول جو پایا — آیات نے اس گھر کو ہے گھر اپنا بنایا
آیات ہیں آگے کبھی آیات ہیں پیچھے
کیسے کہوں دن آگے ہیں اور رات ہیں پیچھے

www.emarsiya.com

جب ہو چکا ان کا عملِ حق شبِ ہجرت — تحفے میں لئے حق کی رضا آئی ہے آیت
تھی کس کو خبر کیا ہے رکوع کیسی سخاوت — تصدیق نے قرآن کے چمکائی ہے صورت
جب تین دنوں تک ہوئی تصدیق عطا سے
تب ربط کھلا اِن کے عمل کا ھل اتیٰ سے

ہر سانس جب ان کی ہوئی تصویر عبادت — ہر سانس میں جب یہ ہوئے توقیر بنوت
سیرت سے جب انکے ہوئی حد بندیٔ عصمت — تب عدل کی جانب مڑی اظہار میں قدرت
توقیر بڑھائی نہیں توقیر دکھا دی
آئینہ صفت آیت تطہیر دکھا دی

کیا چیز ہے تربیتِ اولاد میں مرسل — کیا چیز ہے ماحول طہارت کا مفصل
ہر جس کے امکان کے بازو جو ہوئے شل — بس آیت تطہیر کی جلنے لگی مشعل
خالق کے ارادے نے جلی پر جو جلا کی
کیا روشنی پھیلائی محمدؐ کی خدا کی

یہ گھر ہے کہ در جس کا ہے بس بابِ فضائل — حق سے شرف خاص ہوئے ہیں اسے حاصل
ممکن نہیں بے اذن ملک گھر میں ہو داخل — ہاں یاد تو ہوگی ملک الموت کی مشکل
دروازے پہ استادہ رہے آئے نہ گھر میں
اس در کا ہے یہ اوج پیمبرؐ کی نظر میں

اللہ کی رحمت ہے انہیں در کا سوالی — خالق کی عنایت ہے انہیں در کا سوالی
اک شکر کی دولت ہے انہیں در کا سوالی — توقیر ہے عزت ہے انہیں در کا سوالی
سائل کی ہے آمد انہیں احساس خدا کا
کیا منفرد انداز ہے اس گھر کی عطا کا

حاتم نے سخاوت کے یہ آداب نہ پائے — احساس عطا کے یہ تب و تاب نہ پائے
جو قاطعِ ابواب ہے وہ باب نہ پائے — اک گھونٹ میں جو سیر کرے آب نہ پائے
سائل کی سوالانہ مزاجی جو بدل دے
پائی ہے وہ توفیق کہ سیرت کو جو بل دے

افراطِ زر و مال سے مربوط عطا کیا   جب ہاتھ میں چھالے نہ ہوں پھر جود و سخا کیا
فاقوں سے جو ایثار نہیں ہے وہ صفا کیا   بندے کا جو حق سمجھے نہ وہ خوفِ خدا کیا
مخلوق کا حق جو نہ دے ہے حق کا گنہگار
کہنے کو وہ عابد ہو مگر ہوگا گنہگار

توقیر کا پیکر ہے انہیں در کا سوالی   اس در پہ جو آ جائے وہ ہو جاتا ہے عالی
جذبہ ہو کہ ایثار عطا ان کی نرالی   رہتی نہیں کشکول فرشتوں کی بھی خالی
دیتا ہے صدا اب بھی نزولِ آیتِ حق کا
نقش ان کا عمل ہوتا ہے قرآں کے ورق کا

سائل کی ابھر سکتی نہیں دوسری آواز   جیسے ہو ادا قرض عطا کا ہے یہ انداز
وہ جود و سخا، جود و سخا جس پہ کرے ناز   دن رات ہے ان کا در اخلاص و کرم باز
جو سامنے ہے دے دیں تو چین آتا ہے ان کو
کرب اوروں کا کس کرب سے تڑپاتا ہے ان کو

تھی تین دنوں تک یہ طلب اور عطا یہ   بدلا نہ مگر حوصلۂ جود و سخا یہ
سرگرم برسنے میں تھی رحمت کی گھٹا یہ   اپنائے رہے راہ عمل آلِ عبا یہ
یہ علم پیمبرؐ کو بہ طرز خبر آیا
تفصیل لئے دہر کا سورہ اتر آیا

دوڑے ہوئے اس گھر کی طرف آئے پیمبرؐ   کیا دیکھا کہ اشک آنکھوں میں بھر لائے پیمبرؐ
تھا شکر فقط زینتِ لبہائے پیمبرؐ   بچوں کو مگر دیکھ کے گھبرائے پیمبرؐ
جو دل میں تھا اصلاً نہ وہ حالات سنائے
آیات بصد فخر و مباہات سنائے

لونڈی سے برابر کا ہے برتاؤ عمل میں   کیا عزت و حرمت کا ہے ٹھہراؤ عمل میں
انجمن میں بھی بس رہتا ہے سلجھاؤ عمل میں   یہ شان مساوات کی دکھلاؤ عمل میں
فرق آیا تو نقشِ ھل اتیٰ بن گئیں زہراؑ
مصروف عمل تین شب و روز تھیں زہراؑ

www.emarsiya.com

تفہیم عمل تک ہی یہ فضّہ کی نہیں شاں   وہ دین کو رفعت دی کہ ہر اوج ہے قرباں
زہراؑ سی نظر آئیں عمل میں ہے یہ عنواں   مصروفِ سخن ہوں تو ہے گویا لبِ قرآں
ہو غیر کہ اپنے سے کسی بات میں گفتار
تھی تیس برس تک فقط آیات میں گفتار

آیا ہے یہاں صورت خیاط میں رضواں   رخ ان کا جدھر ہو اسی رخ مڑتا ہے قرآں
بن کر ہل اتیٰ ان کی عطائیں ہیں نمایاں   گھر جن کا اسی گھر کی شرافت پہ ہے نازاں
فطرس کو پر و بال یہیں آ کے ملے ہیں
راہب کے مقدر کے یہیں پھول کھلے ہیں

اس گھر کے لئے مرکزی کردار ہے زہراؑ   انوار میں زینت دہِ انوار ہے زہراؑ
آیات میں اسرار کا اظہار ہے زہراؑ   منصب کے لئے احمدِ مختار ہے زہراؑ
سیرت پئے نسواں ہیں پیمبرؐ پہ یقیں کی
چلتی ہوئی صورت ہیں وہی دینِ مبیں کی

وہ جزو محمدؐ کا ہیں ایسا کہ نہ ہوں گر   سونا سا نظر آئے گا تبلیغ کا دفتر
مردوں کے تو ہیں راہنما خود ہی پیمبرؐ   احکام جو عورت کے ہیں کون ان کا ہو رہبر
تقلید کی حجت میں عمل کس کا سند ہو
ہو کھیل ہدایت جو نہ زہراؑ کی مدد ہو

اس گھر کا ہے ہر چھوٹا بڑا صورت رہبر   اس گھر کی ہے ماں مرسل اعظم کی جو دختر
ہے زوج یہیں نفسِ خدا نقش پیمبرؐ   بچے ہیں کہ قرآں ہو لئے سورۂ کوثر
تقلید کی منزل میں وہی حق کا نشاں ہے
اُس جیسی نہ بیٹی ہے نہ زوجہ ہے نہ ماں ہے

کتنے ہی سوالات کا حل خانۂ زہراؑ   اقوال کی معراج عمل خانۂ زہراؑ
دیں کے شجرِ حق کا ہے پھل خانۂ زہراؑ   جس اوج پہ طاری نہ ہو کل خانۂ زہراؑ
قرآں ہے تو توقیر امامت بھی رہے گی
ہمراہ نبوت کے امامت بھی رہے گی

جس طرح خدیجہ تھیں بلا شرکتِ غیرے   یوں رشتۂ زوجہ میں ہے وہ ساتھ علیؑ کے
حاصل یہ فقط فاطمہ زہراؑ کو ہیں رتبے   مخصوص یہ حق شرع کا ہے ساتھ سبھی کے
اس رخ سے بھی ظاہر ہے شرف بنت نبیؐ کا
ہاتھوں میں نبوت کے یہ حق بھی ہے علیؑ کا

نسلِ شہ مرسل کا وہی مرکز و محور   ممکن نہیں اب کوئی نبیؐ کو کہے ابتر
ہیں شبّر و شبیّر جو انبائنا جوہر   چھایا رہے احساس پہ قرآں کا یہ منظر
حق گرد میں تاویل شرارت کے نہ کھو جائے
گھائل کہیں قرآن نہ تفسیر سے ہو جائے

ہیں ان کیلئے صاحب معراج بھی ناقہ   تعریف سواری کی کوئی کر دے تو اصلا
اسوار کی بھی شان کو لازم ہے سمجھنا   گمراہ وہ ہو جائے گا یہ ربط جو ٹوٹا
ہو جائے گا بے راہ وہ رستے کے بہانے
رتبہ وہ بھلا بیٹھا جو رشتے کے بہانے

جس گھر کا یہ رتبہ ہو وہ اے اہل زمانا   وہ یوں ستم و جور و جفا کا ہو نشانا
ہو اس کے لئے جھوٹی حدیثوں کا بہانا   اللہ وہ حق اس کا اور انصاف نہ پانا
درد اسکے جو نوحے میں ہے کس طرح بیاں ہو
لہجہ میں ہے جو کرب وہ کس طرح عیاں ہو

مذکور ہے یہ بدر کی روداد میں ہر چند   پا سکتے ہیں فدیہ سے رہائی وہ جو ہیں بند
اس حکمِ پیمبرؐ کے مسلماں ہوئے پابند   زوجہ نے ابو العاص کے بھیجا وہ گلوبند
زینبؑ کو جو تحفہ میں خدیجہ نے دیا تھا
وہ دیکھ کے جو حال پیمبرؐ کا ہوا تھا

وہ حال پیمبرؐ کا کہ آنکھیں ہوئیں گریاں   احساس خدیجہ کے نظر میں ہوئے رخشاں
واقف ہوئے اس کرب سے جب صاحب ایماں   یہ پاس ہے اس کرب نبیؐ کا کہ مسلماں
بیٹے سے ابو جہل کے یہ طرفہ بھلائی
واپس وہ گلو بند دیا دے کے رہائی

www.emarsiya.com

روداد اسی بدر کی اک اور بھی سنئے   عباس یہیں کرب رسن سے جو کراہے
اس کرب کو محسوس کیا قلب نبیؐ نے   یوں پاس کیا سب ہی نے سرکار کا اپنے
جکڑی جو تھی عنوان محن کر دی وہ ڈھیلی
عباس کی طے کر کے رسن کر دی وہ ڈھیلی

یہ پاس پیمبرؐ کا تھا آغاز میں دیں کے   معیار سے کیا جانے گرے کیسے یہ جذبے
تکفیر کے پیکر تھے کرم جن پہ ہوئے تھے   تطہیر کے پیکر کے لئے ظلم اور ایسے
محروم وراثت ہوئی حقدار جو تھی آج
قرآن سے ٹکرایا گیا قول نبیؐ آج

عزّت کا یہ گھر جس کو دیا آپ نے اکرام   آتے تھے جہاں آپ ہمیشہ سحر و شام
اس گھر کو جلا دینے کے صادر ہوئے احکام   اس وحی کے مرکز پہ بغاوت کا ہے الزام
اے کاش اگر حکم نہ توقیر کا دیتے
یہ امّتی بدلا تو نہ تعزیر کا دیتے

بعد آپ کے ہم پر یہ ستم ہو گئے بابا   ہم موردِ آفات و الم ہو گئے بابا
بچے ہدف ناوک غم ہو گئے بابا   کیسا پر پرواز قلم ہو گئے بابا
رونے کا بھی موقع نہ دیا آپ کے غم میں
ہم گھر میں ہیں جیسے ہو کوئی قید ستم میں

ہم ظلم سے بیعت کریں ممکن نہیں بابا   یوں آئی سیہ رات کہیں دن نہیں بابا
حق لٹ گیا اور کوئی بھی خائن نہیں بابا   اب مصحف حق دین کا ضامن نہیں بابا
بازیچۂ اطفال نگاہوں میں ہے قرآں
ہیں آیتیں منزل میں نہ راہوں میں ہے قرآں

بس گھر کی وراثت ہی نہیں لٹ گئے القاب   وابستۂ ظلمات ہیں اب نور کے آداب
اب علم کا مرکز نہیں جو علم کا ہے باب   اب گوہر نایاب ہیں رکھتے نہیں جو آب
صدّیقہ لقب آپ کی جاتی نہیں بابا
اب سیفِ خدا آپ کا بھائی نہیں بابا

محروم فدک ہوناہی کس ظلم سے کم تھا　　اور اسپہ اضافہ پہ اضافہ یہ جفا کا
معیار جو ہیں صدق کے ان کا سخن ہلکا　　اور اتنا کہ محرومِ سند ہو کے ہو رُسوا
پڑ سکتے ہیں کیا قفل شرافت کے لبوں پر
جب آگئی ہے چیخ صداقت کے لبوں پر

تھی بعد نبیؐ زیست فقط تین مہینے　　کیا خون کے تھے گھونٹ پڑے بی بی کو پینے
کیا جلد بھلا بیٹھے پیمبرؐ کے قرینے　　کیا حال ہے اک بار بھی پوچھا نہ کسی نے
لوگوں کو گراں رونے کی آواز بھی گزری
آفت میں وطن کی یہ تگ و ناز بھی گزری

ہے جس کے فضائل میں احادیث کا دفتر　　ہشیار کہ ایذا اسے دیتا ہے کوئی گر
ایذا ہے وہ دراصل پئے قلبِ پیمبرؐ　　اور قلبِ پیمبرؐ کی ہے ایذا پئے داور
کیا دیں ہے ذرا دین کی اس بات کو سمجھو
انوار پہ اس یورشِ ظلمات کو سمجھو

تاویل سے روداد فدک بدلے گی کیسے　　وہ حاکم اموی وہ عمر جس کے ہیں چرچے
حق ہے یہ بنی فاطمہؐ کا کہہ کے بتائے　　روکا ہے حکومت کو تصرف سے فدک کے
اس دینے سے لے لینے کا ہر راز کھلا ہے
تفصیل سے یہ اُس کے فضائل میں لکھا ہے

اتنا ہی نہیں دور جو مامون کا آیا　　اس دور میں اس بحث نے پھر سر کو اٹھایا
حق مان کے حاکم نے تھا سر اپنا اٹھایا　　حد کیا ہے فدک کی جو وراثت نے بتایا
ظاہر جو کی حقدار نے اب حد جو فدک کی
بہکا نہ سکی سونے کو یہ کھوٹ معک کی

پس منظر حق کا یہ بیاں گر ہے نظر میں　　پھر سوچئے جو کرب ہے نوحے کے اثر میں
لہجے میں جو ہے آنچ وہ کیا ہوگی شرر میں　　تشنہ کی چبھن لفظوں سے ہے قلب وجگر میں
وہ کرب پڑیں دن پہ تو تاریک وہ ہوجائیں
پڑجائیں اگر کوہ پہ باریک وہ ہوجائیں

www.emarsiya.com

صد حیف کہ اب بھی وہی نوحے کی صدا ہے　　مسمار ستمگاروں نے تربت کو کیا ہے
ضِد کیا ہے یہ کیا آل محمدؐ پہ جفا ہے　　کیا اب بھی زمانہ شہ مرسلؐ سے خفا ہے
توقیر کا عنوان مٹانے پہ تلے ہیں
مظلوموں کی تربت کو بھی ڈھانے پہ تلے ہیں

مصروف ہوئے جب کفن و غسل میں حیدرؑ　　حالات نے کچھ اور کیا ششدر و مضطر
بیتابیٔ دل بڑھ کے بنی سینے پہ خنجر　　آہی گئی بے ساختہ اک چیخ لبوں پر
مصروف فغاں درد کا ہر ساز ہے اب تک
تاریخ میں محفوظ وہ آواز ہے اب تک

کیا زخم علیؑ نے یہ دم غسل ہے دیکھا　　بیتاب ہوئے جاتے ہیں طاری ہے وہ لرزہ
دو پسلیاں ٹوٹی ہوئی پہلو ہے شکستہ　　سب جھیل گئیں بنتِ نبیؐ لب نہ ہلایا
یہ کہہ کے بڑے درد سے غش کھا کے گرے ہیں
میت کے قریں کرب سے تیورا کے گرے ہیں

ہوش آیا تو چلائے ستم ایسے اٹھائے　　اے بنت نبیؐ کیسے علیؑ تاب یہ لائے
آفات سہے، لب پئے شکوہ نہ ہلائے　　حد ہے کبھی آنسو بھی نہ اس غم میں بہائے
رخصت ہوئیں اب تم بھی تو غم کس سے کہے گا
اس صبر و تحمل کو علیؑ کیسے سہے گا

جنت میں پیمبرؐ کو یہ آفت نہ سنانا　　گردن کے رسن کی نہ وہاں بات بتانا
پہلوئے شکستہ کو خدارا نہ دکھانا　　مہجور علیؑ کو سر جنت نہ بھلانا
تم جاتی ہو اب کوئی مرے پاس نہیں ہے
کوئی بجز اندیشہ و وسواس نہیں ہے

میں ان کی نظر سے بھی بچاؤں گا جنازہ　　تھیں جن سے خفا ان سے چھپاؤں گا جنازہ
ہاتھوں سے میں خود اپنے بناؤں گا جنازہ　　تاریکیٔ شب میں، میں اٹھاؤں گا جنازہ
روشن رہے کس کس سے تھیں بنت نبیؐ ناخوش
تم جس سے خفا اس سے نبیؐ خوش نہ خدا خوش

تربت کو کیا بند تو کس کرب سے روئے　　وہ جوش تھا رقت کا کہ منہ اشکوں سے دھوئے
خونِ دلِ صد پارہ میں لفظوں کو ڈبوئے　　لب پر تھا کہ ہم سا کوئی مظلوم نہ ہوئے
ہوں چپ پہ حکومت کا میں معتوب ہوں زہراؑ
مجبور ہوں مجبور ہوں مجبور ہوں زہراؑ

اب گھر مرا برباد ہے فریاد ہے فریاد　　جو طفل ہے ناشاد ہے فریاد ہے فریاد
کس قہر کی روداد ہے فریاد ہے فریاد　　جو ہے ستم ایجاد ہے فریاد ہے فریاد
کیا صبر کہ اب صبر کا یارا نہیں باقی
اب کوئی زمانے میں ہمارا نہیں باقی

شبیرؑ ہے کلفت میں تو شبرؑ ہے الم میں　　کس طرح تشفی کوئی بچوں کو دے غم میں
وہ حال ہے دم ایک کا باقی نہیں دم میں　　ہیں گھر میں مگر جیسے ہوں ماحولِ ستم میں
اب ان کے لئے ظلم کی یورش ہے جفا ہے
جو سانس ہے اب معرکۂ کرب و بلا ہے

معصوم سے بچوں کی خموشی بھی صدا ہے　　تلخ آج سے اپنے لئے جینے کا مزہ ہے
ناناؐ گئے اب ماں سے بچھڑنے کی بلا ہے　　دے صبر انہیں کون تو ہی سب کا خدا ہے
خاموشیٔ لب چھبتا ہوا بین ہے یا رب
بے چین ہے دل سینے میں بے چین ہے یا رب

یہ مرثیہ جس وقت پڑھیں اہلِ مودّت　　مجلس میں سنیں جب اسے اربابِ عقیدت
بانوؔ کی ہے بس ایک گزارش یہ بہ منت　　ہر شعر پہ میرے ہے مری ماں کی عنایت
تحفہ میں بہ اخلاص بڑھا دیں کوئی سورہ
ماں کیلئے میری بھی پڑھا دیں کوئی سورہ

تصنیف سے اس مرثیہ کی گر مرے ستار　　کچھ اجر کے قابل مجھے سمجھے تیری سرکار
وہ اجر مری ماں کو ملے ایزدِ غفّار　　آج ان کی لحد تک ہے پہنچنا مجھے دشوار
کوتاہیاں مجھ سے جو ہوئیں ہیں وہ بحل کر
میں ان کی گنہگار ہوں مشکل مری حل کر

www.emarsiya.com

بانوؔ قلم اب روک لے اور کر یہ دعائیں　　یارب مری ماں کی ہوں بحل ساری خطائیں
ہو تیرا کرم خلد کے درجات وہ پائیں　　زہراؑ انہیں فضہ سی کنیز اپنی بنائیں
خدمت میں رہیں زینبؑ و کلثومؑ کے اماں
ہمراہ رہیں رحمتِ قیوم کے اماں

●●●